سوال

(209) بلوغت سے قبل شادی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زیدنے اپنی لڑکی کا عقد خالد کے ساتھ بعمر نابالغی کردیا۔ یعنی لڑکا اور لڑکی کی عمر تخمیناً گیارہ سال کی تھی اور خالد کا ولی اور سرپرست سوائے اس کی والدہ کے اور کوئی نہ تھا عقد ہوجانے کے دوماہ بعد زید کو معلوم ہوا کہ خالد کی والدہ جو خاوند کی ولی اور سرپرست ہے اور بیوہ ہے اپنے کسی قرابت دار سے ناجائز تعلق رکھتی ہے اور وہ قرابت دار اسی کے گھر میں رہتا ہے اور وہ بھی بطور مالک اور منتظم کے ہے اس کا علم ہونے کے بعد زید نے اپنی لڑکی کا اس مکان میں رہنا پسند نہ کیا کہ جس میں خلاف شرع شریف ناجائز امور ظہور میں آتے ہیں اس خیال سے اس نے خالد سے کہا کہ یا تو تم اپنی والدہ کا عقد اس قرابت دار یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ جس کو وہ منظور کرے کردو یا خود اس سے علیحدہ ہو تو میں اپنی لڑکی کو تمہارے گھر چھوڑوں گا ورنہ ایسی ناجائز جگہ اپنی لڑکی کا رہنا پسند نہیں کرتا۔ اس پر نہ اس کی والدہ نے اپنا عقد کیا اور نہ وہ اپنی والدہ سے علیحدہ ہوا بلکہ نفسا نیت اور والدہ کے بہکانے کی وجہ سے ایک اور عقد کرلیا۔ اب زید کی لڑکی تخمیناً چار سال سے زید کے گھر میں ہے اور خالد دوسری بی بی کے ساتھ رہتا ہے اور اسی کے نان و نفقہ کا کفیل ہے ۔ زید کی لڑکی کا بھار باپ کے سر ہے ۔ ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہیے؟ السائل عبد الرحمٰن ۔ دیدار بخش بازار سوت ہٹی ۔ متصل کوتوالی ۔ فرخ آباد ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زیدنے جو اپنی لڑکی کا عقد خالد کے ساتھ کردیا اگر خالد یا وہ لڑکی یا دونوں عقد کے وقت نابالغ تھے تو عقد مذکورہ دووجہ سے صحیح نہیں ہوا۔ اولاً اس وجہ سے کہ نکاح کی عمر سن بلوغ ہے اور یہ نکاح سن بلوغ سے قبل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ٦ ... سورة النساء

یعنی یتیم بچوں کو آزماتے رہو۔ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر تک پہنچیں ظاہر ہے کہ نکاح کی عمر سن بلوغ کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر ناجائز ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ اَبِی ہریرۃ رَضِیَ اللہ عَنْہُ اَنَ رَسُولَ اللہ صلی للہ علیہ وسلم قَال : « لا تُنْکَحُ الاَیِّمُ حَتی تستَامَر، وَلا تُنْکَحُ البِکْرُ حَتّیٰ تُستَاذَن [1] (متفق علیہ مشکوۃ شریف باب الولی والاستیذان)

یعنی کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اذن نہ لیا جائے اور بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے حکم نہ لیا جائے ۔

حالت نابالغی کا اذن شرعاًنا معتبر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ عقد مذکور صحیح نہ ہوا اور جب ثابت ہوا کہ عقد مذکور صحیح نہیں ہوا تو ایسی حالت میں اس لڑکی کا دوسرا عقد کردیا جائے اپنے ضلع کے صاحب جج سے اجازت لے کر اگر وہ لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ : محمد عبداللہ (23/صفر 1335ھ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4843) صحیح مسلم رقم الحدیث (1419)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 401

محدث فتویٰ